



## سوال

(56) اہل حدیث اور جہاد

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا اہل حدیث نے ازمنہ قدیم اور عصر حاضر میں جہاد بالسیف میں حصہ لیا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اہل حدیث کے دو مضموم بیان کئے ہیں:

(۱) محدثین کرام

(۲) حدیث رسول پر عمل کرنے والے اور تقلید نہ کرنے والے لوگ

دیکھئے: مجموع فتاویٰ (ج ۳ ص ۹۵، ج ۲۰ ص ۲۰)

مخالفین اہل حدیث نے بھی محدثین کرام کو اہل حدیث کے لقب سے ملقب کیا ہے، مثلاً دیکھئے مسعود احمد بن ایس سی کی کتاب "الجماعة القديمة بجواب الفرقة الجديدة" (ص ۵، ۵، ۵)

اس لحاظ سے تمام صحابہ کرام و تابعین و من بعدہم اہل حدیث تھے۔ صحابہ کرام و تابعین عظام کی جہادی زندگیاں کس شخص سے مخفی ہیں؟

بدرواحد کے غزوے ہوں یا یمامہ و قادیسیہ کے معرکے، وہ ہر میدان میں دین اسلام پر اپنی جانیں نچھاور کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

بعد میں روایان حدیث بھی جہاد بالسیف میں پیچھے نہیں رہے۔ کتاب الجہاد کے مصنف اور شیخ الاسلام عبداللہ بن المبارک ایک سال میدان جنگ میں کفار سے جہاد میں مصروف رہتے تھے اور ایک سال حج کے دوران میں حدیث نبویہ کی روایت فرماتے تھے۔ (رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ)

تتارلیوں کے خلاف شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا قتال، صحیح وثابت شدہ تاریخ میں محفوظ ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں علماء اہل حدیث اور عوام اہل حدیث کا مسلح جہاد ایک ایسا سنہری باب ہے جس کی روشنی سے عصر حاضر بھی منور ہے۔



۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خلاف جو فتویٰ جہاد شائع ہوا تھا۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ

”در صورت مرقومہ (جہاد) فرض عین ہے۔“ لہٰذا، اس فتویٰ پر سب سے پہلے دستخط سرخیل اہل حدیث، المحدث الفقہیہ سید محمد نذیر حسین (الدهلوی) رحمہ اللہ کے ہیں۔

دیکھئے ”علماء ہند کا شاندار ماضی“ (ج ۳ ص ۱۷۹)

یہ دستخط اس وقت کے ہیں جب دوسرے لوگ خوابِ غفلت میں سوتے ہوئے تھے اور کوئی خضر علیہ السلام کو انگریزوں کی فوج میں دیکھ رہا تھا۔ (شاندار ماضی ایضاً ص ۲۸۰)

کوئی انگریزی حکومت کو ”رحمہل گورنمنٹ“ کہہ کر انگریزوں کے باغیوں سے برسرِ پیکار تھا۔ (تذکرہ الرشید ج ۱ ص ۷۵، ۷۶)

کوئی ہاتھ والی ”تسبیح“ کو ہمارا ہتھیار کہہ کر پکار رہا تھا۔ (ایضاً)

الغرض! ہر دور میں اہل حدیث کا ایک گروہ جہاد بالسیف میں مصروف رہا ہے۔ تحریر ہو یا تقریر اس کی حمایت میں کبھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ موجودہ دور میں اہل حدیث کے خلاف پروپیگنڈے کا توڑ اور حقائق واضح کئے جائیں تاکہ حق اور باطل کے درمیان تمیز ہو سکے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 199

محدث فتویٰ